ضبط و ترتیب : مولانا نصیب علی شاہ بخاری
فاضل دارالعلوم حقانیہ

دارالعلوم دیوبند

جذبۂ اشاعتِ اسلام کا دوسرا نام ہے

صد سالہ اجلاس دارالعلوم دیوبند کے اجتماع سے مولانا مفتی محمودؒ کا خطاب

صدر اجلاس اور میرے محترم مسلمان بھائیو ، بزرگو اور دوستو !

مجھے دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ تقریبات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جس کے لئے میرے دل میں مسرت کے جذبات موجزن ہیں۔ دارالعلوم سے ہماری عقیدت صرف اس خطّہ اور زمین کی وجہ سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ دارالعلوم نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں علم و ہدایت کا نور پھیلایا۔ اگر آج یہ نور نہ ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ اس دنیا کی ہدایت کا بظاہر اور کوئی سبب نہیں تھا۔ اور اس لئے دارالعلوم کا پورے عالم اسلام پر احسان ہے۔ توحید یہ عقیدہ ، اتباعِ سنّت اور اعتدال کے طریقے کو محفوظ رکھا۔ دارالعلوم ان حضرات و اکابر کا مرکز رہا جن کو آپ بھی جانتے ہیں۔

حضرت مولانا نانوتویؒ ، حضرت شیخ الہندؒ ، حضرت شاہ کشمیریؒ ، حضرت مدنیؒ اور کتنے بزرگ ہیں ، کہ جنھوں نے یہاں پر اس ہدایت کے پھیلانے اور دین کی اشاعت میں عظیم خدمات سرانجام دیں ، میں سمجھتا ہوں کہ دارالعلوم دیواروں کا نام نہیں بلکہ دارالعلوم ایک تحریک ہے ایک مکتبِ فکر ہے اور حقیقت میں اشاعتِ اسلام کا جذبہ ہے اور اس جذبہ کا نام دارالعلوم ہے ۔ دارالعلوم کے بہت سے فرزندانِ پاکستان میں بستے ہیں ، بنگلہ دیش میں ہیں ، اور اس کے برکات تین بڑے حصوں میں تقسیم ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی ایک بڑی تعداد حاضر ہے ۔ اور بہت بڑی تعداد وہ ہے جو حالات اور قانونی رکاوٹ کے باعث حاضر نہ ہو سکی ۔

میں اس جذبہ اور انتظام پر دارالعلوم کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور گذارش ہے کہ اس طرح کے دو اجتماعات اور بھی ہوں ، ایک پاکستان میں ہو اور ایک بنگلہ دیش میں ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ صرف اس موجودہ تعداد سے پاکستان کی نمائندگی ہو سکتی ہے ، بلکہ پاکستان میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہونا چاہئے بلکہ وہ اجتماع اس سے عظیم ہو گا ، اگر آپ ہماری سرپرستی کریں تو ہم تیار ہیں۔

میرے محترم دوستو! ان اکابر اور حضرت قاری صاحب کی خدمت میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ۳۲ سال سے پاکستانی فضلاء دارالعلوم کے فیض سے محروم ہیں تقسیم کے بعد حسب ضرورت وہاں بڑے مدارس قائم ہوئے فوقانی مدارس جس میں پورا نصاب ہے اور ہم نے وفاق المدارس العربیہ بنایا ۔ میں اس کا صدر بھی ہوں ۔ اس میں ۳۵۰ مدارس کا الحاق ہو چکا ہے ۔ اس میں فوقانی امتحان وفاق کے زیر اہتمام لیا جاتا ہے ۔ محتاط اندازے کے مطابق ۳۲ سال میں تقریباً پندرہ ہزار فضلاء تیار ہو چکے ہیں ۔ یہ فضلاء جوان مدارس سے فارغ ہیں ۔ ان کی خواہش ہے کہ ہمیں بھی تحویل میں لیا جائے ۔ میری تجویز ہے کہ اس مکتب فکر کی طرف سے ایک سند چھاپی جائے ۔ کتبہ فکر ام المدارس کی طرف سے یہ اعزازی سند ہو ۔ پاکستان میں جو پندرہ ہزار فضلاء موجود ہیں اور دارالعلوم میں آنے سے معذور ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہوگی ۔ اگر وہاں بھی دستار بندی ہو جائے تو پاکستان میں فضلاء باطل فرقوں کو ختم کریں گے ۔ وہاں کے مدارس ، اساتذہ اور منتظمین سے آپ واقف ہیں ۔ ان کی بھی حوصلہ افزائی ہو جائے گی ۔

میرے بزرگو! مولانا علی میاں ندوی صاحب نے اردو اور ملخص عربی میں جو تقریر کی اور دیوبندی ہونے کے لئے جو عناصر اربعہ :

۱۔ عقیدہ توحید میں بے آمیز

۲۔ اقتدائے سنت کا جذبہ و فکر

۳۔ تعلق مع اللہ اور ذکر و فکر آخرت ، ایمان و احتساب ،

۴۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشش

پیش کئے ہیں ، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے صحیح تجزیہ پیش کیا ہے ۔ آپ لوگوں سے اپیل ہے کہ آپ اعتدال کو پھیلائیں ، اختلافات سے اجتناب کریں ۔ میں پاکستان بننے کے بعد پہلی مرتبہ آیا ۔ میں پہلے ۱۹۴۵ء میں آیا تھا ۔ مجھے خوشی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان مضبوط مسلمان ہیں ۔ ان کے دلوں میں اسلامی جذبہ موجزن ہے ، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اسلامی تشخص کو برقرار رکھا ہے ۔ اب آپ مسلمانی کے لئے جدوجہد جاری رکھ کر اسلامی امتیاز برقرار رکھ کر مسلمان قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکتے ہیں ۔ میں آپ کو پہلے سے کہیں زیادہ اچھا مسلمان محسوس کرتا ہوں ۔ میں انہی الفاظ پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔